بچّوں کے لیے خوبصورت نظمیں

بِلّو کا بستہ

ابنِ انشاء





بلّو کا بستہ

اور

دوسری نظمیں

بِلّو کا بستہ

اور

دُوسری نظمیں

بجمی کے کارٹونوں کے ساتھ

ابنِ انشا

لارک پبلشرز
اُردو بازار کراچی

طبع سوم ———— سنہ ۱۹۹۶ء

ناشران ———— لارک پبلشرز

مطبع ———— فضلی سنز اُردو بازار کراچی

قیمت ———— [illegible]/ روپے

کتاب مِلنے کا پتہ

مکتبۂ عمران ڈائجسٹ

———— ۳۷ اُردو بازار کراچی

ترتیب

تعارف (از بابائے اُردو) ۷
بِلّو کا بستہ ۱۱
میلے کی سیر ۱۴
بِلّو کی گُڑیا ۲۱
بِلّو کا بھالو ۲۲
میدو کا طوطا ۲۴
شہنازی کے کھلونے ۲۷
نسیانات ۳۰
لندھور ہاتھی ۳۱
مانجی کی بلّی ۳۳
مُنّی تیرے دانت کہاں ہیں؟ ۳۷
اِک پوپی اِک نیلی ۴۰

میدو باجی نے باغ لگوایا ۴۲
بِلّو کی مُرغی ۴۶
پاپا کا وہ بیٹا ہے ۴۸
گڈے کے براتی ۵۳
ایک تحفہ ۵۵
پی چُو ۵۶
احمد میاں گوشت لائے ۵۹

بلّو کا بستہ

بابائے اُردو مولوی عبدالحق

بچوں کے پڑھنے کی کتابیں ہماری زبان میں بہت کم ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی کتابیں لکھنا بہت مشکل ہے۔ اس کے لئے بچوں کی نفسیات سے پوری واقفیت لازم ہے یعنی لکھتے وقت بچوں میں بچہ بن جائے۔ بچوں کی کتابیں ایسی ہونی چاہئیں کہ ان کا پڑھنا بار نہ ہو۔ وہ سبق نہ ہوں۔ ان میں ایسی باتیں ہوں جو ان کے دل کو لگیں، اور جو ان کے دیکھنے میں آئی ہوں۔ یہ ایسے ڈھنگ سے دلچسپ طور سے لکھی جائیں کہ بچے شوق سے پڑھیں۔ پنجاب کے قدیم سررشتہ تعلیم کی پہلی دُوسری کتابیں ایسی ہی تھیں بچے بڑے شوق سے پڑھتے اور سُناتے تھے اور بعض بعض سبق زبانی یاد ہو جاتے تھے حتیٰ کہ بڑے ہو کر بھی تفنّن کے طور پر پڑھتے اور لطف اٹھاتے تھے۔

بچوں کے لئے نظم لکھنا اور بھی دشوار ہے۔ اُردو زبان میں ایسی نظمیں نہایت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ مولوی اسمٰعیل مرحوم کی ریڈریں بہت اچھی ہیں مگر بچوں کے مزاج کے مناسب نہیں ذرا مشکل ہیں۔ تاہم اس میں نظمیں بہت ہی پُر لطف اور صاف ستھری ہیں اور بعض تو حقیقت میں لاجواب ہیں۔ ان کی زبان بڑی پاک صاف ہے لیکن یہ نظمیں اُن بڑے بچوں کے لئے بہت خوب ہیں جو

پہلے سے لکھنا پڑھنا سیکھ چکے ہوں. چھوٹے بچوں کے لئے نہیں. ننھے بچوں کے لئے نظمیں ایسی ہونی چاہیئں کہ انہیں سبق نہیں کھیل اور تفریح کی چیز سمجھیں اور جس طرح وہ کھیلتے، کودتے، دوڑتے، اُچکتے، پھدکتے طرح طرح کی خوش فعلیاں کرتے ہیں ان نظموں کو بھی وہ ایسے ہی کھیل اور تفریح کی چیز سمجھ کر پڑھیں، گائیں اور ناچیں. اگر وہ ان کے مزاج کے مناسب ہوں گی تو خود بخود یاد ہو جائیں گی اور وہ ان کے پڑھنے اور ادا کرنے کے ڈھنگ بھی خود پیدا کرلیں گے۔

میں نے انجمن ترقی اردو کی ریڈریں اپنی نگرانی میں لکھوائی تھیں. ان میں سب سے بڑی دشواری بچوں کی پہلی دوسری کتاب کے لکھنے میں پیش آئی. خاص کر نظمیں ڈھونڈے نہ ملیں. ان کو نظمیں کہنا ایک قسم کا تکلف ہے. ان میں تک بندی اور ترنم کی زیادہ ضرورت ہے تاکہ وہ بچوں کی زبان پر چڑھ جائیں اور وہ شوق سے گا گا کر پڑھیں پھر ان میں باتیں ایسی ہوں کہ پڑھ کر خوش ہوں جیسے مشہور بول ہیں "چندا ماموں دور کے" جو اب بھی مائیں بچوں کو سناتی ہیں اور وہ سُن کر خوش ہوتے ہیں۔

ایک مدت کے بعد اب ایسی نظموں اور بولوں کا مجموعہ میری نظر سے گزرا ہے اور اسے دیکھ کر مجھے بے انتہا خوشی ہوئی کیونکہ مجھے ایک زمانے سے ایسی چیز کی تلاش تھی اس کتابچہ کا نام "بلو کا بستہ" ہے اس کے لکھنے والے ابنِ انشا ہیں جن کی نظمیں ملک میں کافی شہرت پا چکی ہیں لیکن یہ چیز بالکل نئی ہے اس مجموعے میں ایسی ہی تک بندیاں اور مزے مزے کی نظمیں ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے یہ چھوٹے بچوں کے مزاج اور شوق کی چیزیں ہیں ان میں وہی باتیں اور وہی بول ہیں جو بچوں کو بھاتے ہیں جنہیں سن کر اور پڑھ کر وہ خوش ہوتے ہیں ان میں لفظ اور جملے بھی انہی کے ہیں جو ان کی اپنی بول چال میں آتے ہیں۔

غرضیکہ یہ نظمیں بڑی دل لگی اور تماشے کی ہیں ہر ایک ان میں نظم کی نظم اور کھیل کا کھیل ہے بچے انہیں ہنسی خوشی یاد کرلیں گے اور پڑھ پڑھ کر خوب تماشے کریں گے ایک اور بڑی خوبی یہ ہے ہر نظم کے ساتھ تصویر ہے اور تصویر بھی ایسی جو بچے کے پسند کی ہے جسے دیکھ کر وہ ہنسے اور خوش ہو اور پڑھنے میں اور جی لگائے ایک دو نمونے لکھئے۔

بتّو کا بھالو

بتّو کا بھالو — گھر بھر کا خالو
قد اُس کا چھوٹا — پیٹ اُس کا موٹا
لال اُس کی ٹوپی — دھانی لنگوٹا
راشن ہیں کھائے — گھر بھر کا کوٹا
مُنھ اُس کا ہر دم — رہتا ہے چالو
بتّو کا بھالو

میلے میں حلوائی آواز لگاتا ہے۔

حلوا ہے کلکتے والا — میٹھا اور نمکین
لڈّو ہے دو پیسے والا — خستہ اور مہین
پیڑے لے لو متھرا والے — ایک آنے کے تین
حلوائی سندیلے والا — شیخ محمد دین
صُبح سے بیٹھا پڑھا جائے — بھینس کے آگے بین
حلوا ہے کلکتے والا
میٹھا اور نمکین

نظموں کے عنوان بھی بہت دلچسپ ہیں مثلاً میلے کی سیر. میدو کا طوطا. شہنا زی کے کھلونے لنڈھور ہاتھی. منّی تیرے دانت کہاں ہیں. گڈّے کے براتی. میدو باجی نے باغ لگوایا. پوپلا بڑا کھلاڑی. نوشابہ نے روزہ رکھا وغیرہ.

بچوں کے ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے اس کتاب کو دیکھتے دیکھتے وہ پڑھنا لکھنا سیکھ جائیں گے اس کا ایک خاص فائدہ جو مجھے نظر آیا وہ یہ ہے کہ مغرب پرستی کی موجودہ رَو میں. جبکہ نئی روشنی کے والدین بچے کو ہوش سنبھالتے ہی انگریزی رٹانا شروع کر دیتے ہیں بچوں میں اپنی زبان پڑھنے اور سیکھنے کی رغبت بھی پیدا ہوگی. ابنِ انشا کی یہ نظمیں لطف میں کسی طرح انگریزی کی مقبول NURSERY RHYMES سے کم نہیں.





بِلّو کا بستہ

چھوٹی سی بِلّو　　چھوٹا سا بستہ
ٹھونسا ہے جس میں　　کاغذ کا دستہ
لکڑی کا گھوڑا　　روئی کا بھالو
چُورن کی شیشی　　آلو، کچالو
بِلّو کا بستہ　　جن کی پٹاری
جب اس کو دیکھو　　پہلے سے بھاری
لٹّو بھی اِس میں　　رسّی بھی اِس میں

ڈنڈا بھی اس میں — گلی بھی اس میں
اے پیاری بٹو — یہ تو بتاؤ
کیا کام کرنے — اسکول جاؤ



اُردو نہ جانو — انگلش نہ جانو
کہتی ہو خود کو — "بلقیس بانو"
عُمر کی اتنی — پکّی نہیں ہو
چھ سال کی ہو — بچّی نہیں ہو
باہر نکالو — لکڑی کا گھوڑا



یہ لٹو رسّی
یہ گلی ڈنڈا





گڑیا کے جُوتے
جمپر، جُرابیں
بستے ہیں رکھو
اَپنی کتابیں
مُنہ نہ بناؤ
اسکول جاؤ
اے پیاری بلّو
اے پیاری بلّو





میلے کی سیر

مل کے چلیں گے میلے بھائی
جانا نہیں اکیلے بھائی

دھیلے کی پالش منگواؤ کٹا پھٹا جوتا چمکاؤ
بائیسکل رسّی سے باندھو ٹوپی پر تمغہ چپکاؤ
منہ کو بس پانی سے چپڑو صابن کو مت ہاتھ لگاؤ
سوئی نہیں تو گوند تو ہوگا کرتے کے پھٹنے پہ نہ جاؤ
ہاتھ سے ٹیڑھی مانگ نکالو آئینہ کیوں دیکھو، آؤ

مل کے چلیں گے میلے بھائی
جانا نہیں اکیلے بھائی



ایک آواز

آؤ رے لڑکو ٹکیٹ لے لو
سرکس ہے مزے دار
ایک اکنّی نقد زرائن
ہوگا نہیں اُدھار
طوطا دیکھو ہرے رنگ کا
ٹیں ٹیں میں ہشیار



بلّی ہے دو کانوں والی
پاؤں ہیں جِس کے چار
بطخ کی ہے چونچ نکیلی
بندر ہے دُم دار





آؤ رے ٹڑکو ٹکٹیں لے لو
سرکس ہے مزے دار



دوسری آواز

میں متوالا ، جھولے والا
میرا نام دلیر
میرے نام کے رعب سے کانپیں
سرکس تک کے شیر
دو پیسے میں تمہیں دکھاؤں
دلّی اور اجمیر
ٹکا نکالو ، بات نہ ٹالو
اِس میں اتنی دیر
میں متوالا جھولے والا
میرا نام دلیر



تیسری آواز

حلوا ہے کلکتے والا
خستہ اور نمکین
لڈّو ہے دو پیسے والا
میٹھا اور مہین
پیڑے لے لو متھرا والے
ایک آنے کے تین
حلوائی سندیلے والا
شیخ محمّد دین
صُبح سے بیٹھا پڑا بجائے
بھینس کے آگے بین
حلوا ہے کلکتے والا
خستہ اور نمکین





واپسی

آئے تو تھے ہم میلے بھائی
جیب میں ہیں دو دھیلے بھائی

سستے سیب نہ کیلے بھائی
یہاں تو بڑے جھمیلے بھائی

بھوک کا دُکھ کیوں جھیلے بھائی
لے لے بھائی ٭ لے لے بھائی

کھانا نہیں اکیلے بھائی
نیم پہ چڑھے کریلے بھائی

اے شیطان کے چیلے بھائی
مار نہ ہم کو ڈھیلے بھائی

پہنچیں گے شاہ دیلے بھائی
سائیکل کون دھکیلے بھائی

٭ ناشتے کے وقت



بلّو کی گُڑیا

بلّو کی گُڑیا دیکھو تو بُڑھیا
سُرخی لگائے پوڈر جمائے
فلموں کے گانے دن رات گائے
آفت کی پُڑیا
بلّو کی گُڑیا



بلّو کا بھالو

بلّو کا بھالو
کِس کا ہے خالو

قد اُس کا چھوٹا
پیٹ اُس کا موٹا
باہر سے بُدّھو
اندر سے کھوٹا
لال اُس کی ٹوپی
دھانی لنگوٹا
راشن بیس کھائے
گھر بھر کا کوٹا
منہ اُس کا دن بھر
رہتا ہے چالو
بلّو کا بھالو



صُورت میں بھالو   رنگت میں کالو
ناک اُس کی گاجر   گال اُس کے آلو
اوڑھے یہ گودڑ   کھائے کچالو
رُک رُک کے بولے   دُکھتا ہے تالو
نام اُس کا پُوچھو   راجا رسالو
اے بھائی کالو   بِلّو کے بھالو
راجہ رسالو   تو کِس کا خالو



مِیدو کا طوطا

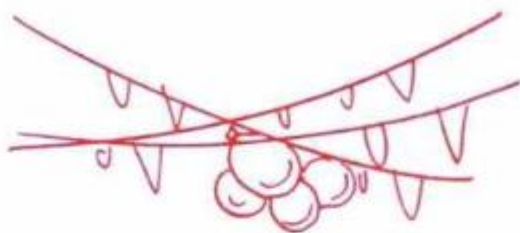
تین ہماری بہنیں چھوٹی
مِل کر کھائیں آدھی روٹی
نا پتلی نا بالکل موٹی
مِیدو ان میں سب سے چھوٹی
مِیدو نے اِک طوطا پالا
اس طوطے کا رنگ نرالا
نیچے نیلا ، اُوپر کالا
ٹِڈے ایسی آنکھوں والا



اِس طوطے کی ہوئی پڑھائی
دن بھر کرکے مغز کھپائی
شام کو دی مِیدو نے دُہائی
اس طوطے کو لینا بھائی
لاکھ پڑھائیں، خاک نہ بولے
دُم نہ ہلائے، چونچ نہ کھولے
بہت کہو تو ہولے ہولے
فرش پہ مارے رہ رہ ٹھولے



بھائی نے سوچا اس کو بلائیں
چھیڑا جو اُس کو دائیں بائیں
طوطا بولا " کائیں کائیں"
رمیدو بولی " ہائیں ہائیں"
میں نے اس کو طوطا سمجھا
یہ طوطا تو کوّا نکلا !
اس کوّے کی دُم میں تاگا
اس کے پیچھے چھوڑو کُتّا



شہنازی کے کھِلونے

شہنازی کی سالگرہ پر بڑے کھِلونے آئے
رَبر کی چڑیاں، ٹین کے طوطے، موم کے بونے آئے
شہنازی کی سالگرہ پر بڑے کھلونے آئے



خالو جی، بھالو جی لائے
بھوں بھوں بھوں بولے
چابی دیں تو گھِر گھِر کرتا
گھومے، ناچے، ڈولے
چھاج برابر کان ہلائے
بھاڑ سے مُنہ کو کھولے

بھاڑ سے منہ کو کھولے، اپنے تیکھے دانت دکھائے
شہنازی کی سالگرہ پر بڑے کھلونے آئے

لائی ہیں خالا، بندر کالا
نام میاں بنگور
ذات کا اُونچا، بات کا اُونچا
سب سے بیٹھے دُور
دُم اُچکائے جیب دکھائے
عادت سے مجبُور

کچّے میوے کرکر چابے، بچّے گانے گائے
شہنازی کی سالگرہ پر بڑے کھلونے آئے

جانے کس نے ڈھول دیا تھا
اس میں نکلا پول
ٹافی کا اُسے ڈبّا سمجھا
پی چو نے لیا کھول
اندر خالی، باہر خالی
ٹین کا ٹکڑا گول

بھینس کے آگے بین کے بدلے بیٹھی ٹین بجائے
شہنازی کی سالگرہ پر بڑے کھلونے آئے



کاٹھ کے کیلے کاٹھ کے آڑو۔ کیسے کاٹ کے کھائے
دُودھ نہ گوبر، کچھ نہیں دیتی کاٹھ کی کالی گائے
کاٹھ کے کوّے، کاٹھ کے اُلّو، بیٹھ کے کون سُدھائے؟
ہم بتلائیں، ہم سمجھائیں، ہم سے پُوچھو رائے
ان کی خاطر کاٹھ کا ڈنڈا موٹا سا بنوائے
اِس کے سر پر، اُس کے سر پر تڑ تڑ تڑ برسائے
شہنازی کی سالگرہ پر۔ بڑے کھلونے آئے

نسیّانات

بلّو چند سال پہلے تک مکتب کو متکب، سہراب کو سرہاب
فرصت کو فصتر، بستر کو بسرت اور ستیاناس کو نسیانات کہتی تھی

بلّو اب چُپ ہو جاؤ
سونے دو اور سو جاؤ

پڑھتی ہوں مکتب کی کتاب نام ہے رستم اور سُرہاب
فصتر پاکر آؤں گی بسرت تبھی بچھاؤں گی

بلّو دیکھ خدا سے ڈر
اُردو پر تو ظلم نہ کر

گھبرا کو گھربا بولے شرما کو شمرا بولے
کرتی ہے نت اُلٹی بات بلّو تیرا نسیّانات



لندھور ہاتھی

لندھور ہاتھی　　سنگی نہ ساتھی
رہتا ہے بیکار　　پڑھتا ہے اخبار
عینک لگا کر　　کرسی بچھا کر

آیا ہے اب کے
ہاتھی نگر سے
پتلون پہنے
مہمان رہنے

آداب بھائی　　آداب بھائی
اتنے دِنوں میں　　صُورت دکھائی

یوں دانت منہ میں دو ہیں کہ ڈھائی
فیشن کی تجھ کو کس نے سجھائی
پتلون کی دی کتنی سِلائی
یُوں تو ہیں ہم سب تیرے فدائی

پر بھائی میرے
جا اپنے ڈیرے
سائز کی تیرے
گھر میں ہمارے
گاؤں میں سارے
نا تو رضائی
نا ہی چٹائی
نا چارپائی



مانجی کی بلّی کُتّو کا کُتّا

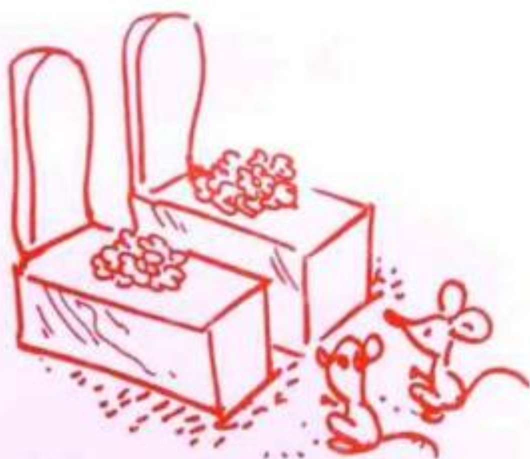
مانجی کی بلّی کُتّو کا کُتّا
دونو کے دونو مرگئے ہائے
کتّو کا کُتّا فاقے کا مارا
گوشت کلیجی کھا کے بچارا
کرتا رہا کچھ روز گزارا

پچھلے مہینے سردی جو آئی
پاس نہ توشک تھی نہ رضائی
چھینکیں بھی آئیں کھانسی بھی آئی
رہ گیا گھل کر ایک تہائی
تاپ نے آکر کردی چڑھائی
لیٹا جو اِک دن کھا کے دَوائی
پہلو نہ بدلا سانس نہ آئی
مرنا ہے اِک دن سَب کو بھائی
مانجی کی بِلّی چُوہوں کی خالا
دُودھ کا پی کر بڑا پیالا
کھائی نہاری پیٹ نکالا
چڑھ گیا سر کو گرم مَسالا
ڈاکٹر آیا دیکھا بھالا
اور یہ نتیجہ اُس نے نکالا
دال میں ہے سب کالا کالا
بچ نہ سکے گی بِلّی خالا
کتو بولی۔
مانجی بولا۔

بھنگی بلاؤ قاضی بلاؤ
بس یہیں کھودو دُور نہ جاؤ
ٹوکرے بھر بھر مٹی گراؤ
میتیں ان کی گہری دباؤ
دونو کی قبریں پکّی بناؤ
ان میں سے کوئی مُڑکے نہ آئے
اُٹھنے نہ پائے بھاگ نہ جائے
روٹی نہ توڑے سالن نہ کھائے
چوہوں چڑوں کی شامت نہ لائے
کُتّو کا کُتّا مانجی کی بلی
دونو کے دونو مر گئے ہائے
چُوہے بولے چوں چوں چوں
مُرغے بولے ککڑوں کوں
بطخیں بولیں غوں غوں غوں
سب نے گایا اُوں اُوں اُوں



ڈھول بجایا ڈھمک ڈھوں
اور توسب نے عید منائی
ہم کو تو بیکن رنج تھا بھائی
سوگ میں ان کے نظم بنائی
سب کو دکھائی سب کو سنائی
اب کوئی اس کو
گائے نہ گائے
مانجی کی بلّی کتّو کا کتّا
دونو کے دونو
مرگئے ہائے





مُنّی تیرے دانت کہاں ہیں ؟

مُنّی تیرے دانت کہاں ہیں ؟
دانت تھے میں نے دُودھ پلا کر سات برس میں پالے
آ کر اُن کو لے گئے چُوہے ، لمبی مُونچھوں والے
گُڑ کا اُن کو ماٹ ملا تھا ، میٹھا اور مزے دار
لاکھ خوشامد کر کے مجھ سے لے لیئے دانت اُدھار
مُنّی تیرے دانت کہاں ہیں ؟

بلّی تھی اِک مامی موسی چپکے چپکے آئی
پنجوں پر تھی دیگ کی کھُرچن، ہونٹوں پر بالائی
بولی گرد کے ماٹ پہ میں نے چوہے دیکھے چار
حصہ آدھوں آدھ رہے گا، دے دو دانت اُدھار
مُنّی تیرے دانت کہاں ہیں؛
بعد میں بُوڑھا موتی آیا، رونی شکل بنائے
بولا بی بی اِس بلّی کا کچھ تو کریں اُپائے
دُودھ نہ چھوڑے، گوشت نہ چھوڑے، میں بڈّھا لاچار
اس کو کروں شکار جو مجھ کو دے دو دانت اُدھار



اچھی مُنّی تم نے اپنے اتنے دانت گنوائے
کچھ چوہوں نے، کچھ بِلّی نے، کچھ موتی نے پائے
باقی جو دو چار رہے ہیں وہ ہم کو دِلواؤ
اِک دعوت میں آج ملیں گے تِکّے اور پلاؤ
مُرغی کے پائے کا سالن، بیگن کا آچار
دو گی یا کسی اور سے مانگوں؟
ہاں ہاں دیئے اُدھار
بابا ہاں ہاں دیئے اُدھار
مُنّی تیرے دانت کہاں ہیں؟



اِک پُوپی اِک نیلی

دو بہنیں ہیں ننھّی مُنّی — اِک پُوپی۔ اِک نیلی
پوپی کا سِن آٹھ مہینے — رہے ہمیشہ گیلی
نیلی ساڑھے تین سال کی — اُٹھ کر شام سویرے
اُردو بیچاری کے گلے پر — اُلٹا چاقو پھیرے

امّی ان کی بڑی سیانی — ایف اے بی اے پاس
بولیں سندھی اور مُلتانی — جیسے کاٹیں گھاس

ابا ان کے دوست ہمارے — اُن کا نام بشیر
چلتی کو گاڑی کہنے والے — بالکل بھگت کبیر

بلیوں سے بہناپا ان کا — چُوہوں سے انہیں پیار
در پر کُتا صحن میں بکری — چھت پر طوطے چار

لی مار کے اِک چھپّر میں — رہے یہ کُنبہ سارا
چھت ٹپکے تو بیٹھا گئے — بنگلہ بنے نیارا
اِک بنگلہ بنے نیارا

میدو باجی نے باغ لگوایا



میدو باجی نے باغ لگوایا ایک مالی کہیں سے بلوایا
ایک دم لاٹھی ٹیکتا آیا بولا "کیوں مجھ کو یاد فرمایا"
میدو باجی نے باغ لگوایا

میدو باجی نے یوں کیا ارشاد اپنے فن میں ہو تم اُستاد
کھود و آنگن کو اس میں ڈالو کھاد کچھ سمجھ جناب کی آیا؛
میدو باجی نے باغ لگوایا

چار جانب ہوں خوشنما بیلیں جن سے میری سہیلیاں کھیلیں
کچھ درختوں کے بیج بھی لے لیں جن سے آنگن میں ہو گھنا سایا
میدو باجی نے باغ لگوایا

مالی صاحب نے خوب محنت سے پودے بوئے، اُگے، بڑھے پھولے
بیلیں کدو کی پھول گوبھی کے دو مہینے میں باغ لہرایا
میدو باجی نے باغ لگوایا

میدو باجی ہوئی بہت حیران بولی مالی سے بھائی بوٹے خان
کیوں یہ سبزی کی کھول دی دکان کچھ خلل ہے دماغ میں آیا'
میدو باجی نے باغ لگوایا

بولا مالی مجھے ملے انعام		میں نے سوچا ہے آپ کا آرام
آم کے آم گٹھلیوں کے دام		پھول سونگھا کبھی، کبھی کھایا
میدو باجی نے باغ لگوایا

خیر صاحب وہ باغ کھدوا کے		میدو باجی نے بچے بلوا کے
مُرمُرے دے کے کھیر کھلوا کے		تم کرو کام حکم فرمایا
میدو باجی نے باغ لگوایا

راہ دیکھا کئے مہینہ بھر		کوئی پتی دکھائی دے باہر
کوئی کونپل کہیں اُٹھائے سر		پانی سقّے سے خوب ڈلوایا
میدو باجی نے باغ لگوایا

آخر اک روز پھر کھدائی کی		گولیاں گیارہ بارہ شیشے کی
کوڑیاں پنسلیں دوّاتیں بھی		ایک لٹو بھی درمیاں پایا
میدو باجی نے باغ لگوایا

آخر کار طبیش ہیں آ کے   سارے بچوں کو ڈانٹ پلوا کے
میدو باجی نے خوب سمجھا کے   آدمی نرسری ہیں بھجوا یا
میدو باجی نے باغ لگوایا

تین گملے تھے اپنے اپنے رنگ   ایک ہیں موتیا تھا دو میں بھنگ
دیکھ کر جس کو رہ گئے سب دنگ   موٹے حرفوں میں بورڈ لکھوایا
میدو باجی نے باغ لگوایا

میدو گارڈن

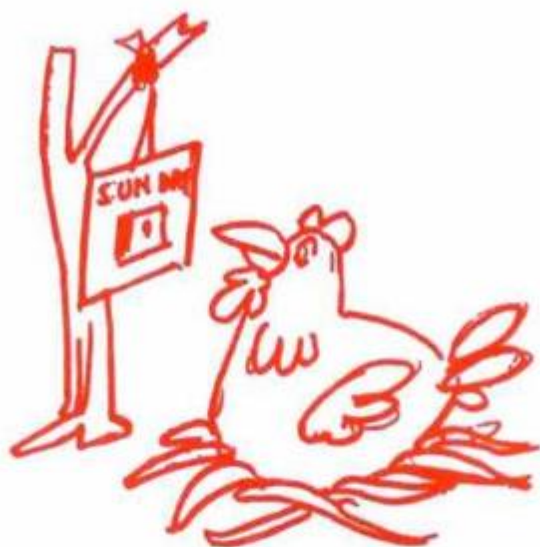
نا کوئی میرے باغ میں آئے
نا کوئی اس ہیں باجے بجوائے
نا کوئی اس میں ریچھ نچوائے
نا کوئی کتے پالتو لائے
نا کوئی آم کھا کے دکھلائے
نا کوئی پیڑ گن کے بتلائے

جونہی بچوں نے یہ پتا بتایا   غول کا غول اک اُمڈ آیا
سب نے یہ گیت شام تک گایا   میدو باجی نے باغ لگوایا
میدو باجی نے باغ لگوایا

بلّو کی مُرغی

بلّو کی مُرغی
کھاتی ہے ڈنڈے
دیتی ہے انڈے
سنڈے کے سنڈے

بلّو کی مُرغی فاقے کی ماری
کھاتی ہے تڑکے اُٹھ کے نہاری
دِلّی کی عادت اس کو ہے پیاری
پیسٹو کہابے ناحق بیچاری
اُپلوں پر دن بھر اس کی سواری
اس کے پروں پر گوٹا کناری
ہونے دو اس کو کچھ اور بھاری



کھائیں گے اس کو
آنے دو باری
باری ہے اس کی
اگلے ہی منڈے
دے لے یہ انڈے
کھالے یہ ڈنڈے
ایک اور سنڈے
بلّو کی مُرغی



پاپا کا وہ بیٹا ہے

جس شخص پہ انشاؔ نے — یہ نظم بنائی ہے
بلّو کا بھتیجا ہے — بابر کا وہ بھائی ہے
گو رات کو امّی کی — کھٹیا پہ وہ سوتا ہے

پاپا کا وہ بیٹا ہے
دادا کا وہ پوتا ہے

ہنستے ہوئے دن اس کے روتی ہوئی راتیں ہیں
گو ڈیڑھ برس کا ہے بچوں کی سی باتیں ہیں
ڈانٹو تو وہ کڑھتا ہے مارو تو وہ روتا ہے

پاپا کا وہ بیٹا ہے
دادا کا وہ پوتا ہے



عاشق ہے یہ آموں کا شوقین ہے بیروں کا
دو اِک کا نہیں صاحب ڈھیروں کا ہے ڈھیروں کا
چوہے کے سے دانت اپنے ہر شے میں چبھوتا ہے

پاپا کا یہ بیٹا ہے
دادا کا یہ پوتا ہے

لوری پہ بگڑتا ہے　　یہ ایک زمانے سے
چپ اس کو کراتے ہیں　　ہم فلم کے گانے سے
یہ آپ بھی گاتا ہے　　جب موڈ میں ہوتا ہے

دُبلا بھی ہے موٹا بھی　　گورا بھی ہے کالا بھی
چھوٹا بھی ہے کھوٹا بھی　　بھولا بھی ہے بھالا بھی
اک آنکھ سے ہنستا ہے　　اک آنکھ سے روتا ہے

پاپا کا یہ بیٹا ہے
دادا کا یہ پوتا ہے



پاپا کا یہ بیٹا ہے
دادا کا یہ پوتا ہے

انسان نہانے سے رہتا ہے قرینے میں
خاور بھی نہاتا ہے دو بار مہینے میں
کنگھا بھی یہ کرتا ہے منہ جب کبھی یہ دھوتا ہے

پاپا کا یہ بیٹا ہے
دادا کا یہ پوتا ہے

چوہے سے یہ چھپتا ہے بلّی سے یہ ڈرتا ہے
کُتے کو اگر دیکھے آہیں سی بھرتا ہے
ماں باپ کی عزت کی لُٹیا یہ ڈبوتا ہے

پاپا کا یہ بیٹا ہے
دادا کا یہ پوتا ہے

مکتب نہ کبھی جائے بے کار زمانے کا
سودا کبھی لے آئے بازار سے آنے کا
ایسا کبھی دیکھا ہے ایسا کبھی ہوتا ہے

پاپا کا یہ بیٹا ہے
دادا کا یہ پوتا ہے

ہر چیز کو یہ ٹھونگے　　ہر چیز کو یہ کھائے
جو بات کہیں اس سے　　فوراً اسے دُہرائے
پوشاک ہری پہنے　　لڑکا ہے کہ توتا ہے
پاپا کا یہ بیٹا ہے
دادا کا یہ پوتا ہے



کچھ لوگ محبّت میں　　سادُھو اِسے کہتے ہیں
کچھ پیار سے مٹّی کا　　مادھو اِسے کہتے ہیں
پنجاب کے لوگوں کی　　نظروں میں یہ "کھوتا" ہے
پاپا کا یہ بیٹا ہے
دادا کا یہ پوتا ہے

کھوتا۔ پنجابی کا لفظ ہے اس کے معنی کسی پنجابی ہی سے پُوچھیے۔



گُڈّے کے بَراتی

گھر میں ہمارے مہماں آئے　　خوب لگا ہے میلا
ہر کوئی بیٹھا بڑھ بڑھ کھائے　　سیب، پپیتا، کیلا

ِبلّو کے گُڈّے کے براتی　　ایک سے ایک عجیب
کوئی تو بیٹھا ناک چڑھائے　　کوئی نکالے جیب

تین ہیں لوگ ہمارے گھر کے — حسو۔ چھٹو۔ گاندھی
دو نے لال غرارے پہنے — ایک نے پگڑی باندھی

تین ہیں لڑکیاں دُبلی پتلی — شکلوں سے پہچانو
حسّو کی یہ بہنیں ہوں گی — رفّو ، دادو ، نانو
دو بتّو کی دوست پُرانی — شہنازی اور پپّو
تینوں شہ سُلطان کے بچّے — نیدو۔ نگھو۔ ککّو
کاموں، شارو، نصرت، مُنّی — ساتھ میاں افرازی
رنگ برنگے کپڑے پہنے — لے گئے سب سے بازی

ریحانہ کی اُنگلی پکڑے — آ گئے بھائی زمان
سمدھی کا نکلے گا دوالہ — سترہ ہیں مہمان
باجے کی آواز جو آئی — اُٹھ کر سارے بھاگے
پیچھے بتّو اور براتی — گڈّا آگے آگے

بتّو بی بی ہم بھی چل کر
کھالیں مرغ پلاؤ
گھر پر چوکیدار رہے گا
ہم کو چھوڑ نہ جاؤ

ایک تحفہ

ابنِ انشا سلام کہتا ہے
آنا مشکل ہے دُور رہتا ہے
کوئی کُتّا تو بھیج کرے گا پیش
ایک بلّی ہے تحفۂ دُرویش
نو سو چوہے بھی کھا چکی ہے یہ
حج سے واپس بھی آچکی ہے یہ
دُودھ پر بھی گزارہ کر لے گی
بوٹیوں سے بھی پیٹ بھر لے گی



پی چو

بِلّو نے اِک دوست بنائی
اِک دن اس کو گھر میں لائی
بولی اس سے مِلنا بھائی
"پی چو"

پی چو گویا نام تھا اس کا
میں پہلے کچھ اور ہی سمجھا
آپ ہی کہیئے نام ہُوا کیا
"پی چو"

بونی گڑیا چُپکے چُپکے
لمبا سَا اِک چوغہ پہنے
گھر کے اندر باہر گھُومے
"پی چو"

پارسیوں کا باوا دیکھا
چہرہ مہرا بالکل ویسا
بال سُنہرے۔ بھولا مکھڑا
"پی چو"

ننھی پی چو مُنہ سے نہ بولے
ٹک ٹک دیکھے مُنہ نا کھولے
پاؤں اُٹھائے ہولے ہولے
"پی چو"

پی چو تم کو سیر کرائیں
کیا منگوائیں ۔ کیا دلوائیں
مونگ پھلی یا بیر کھلائیں
"پی چو"

بلّو تیری ہر پہیلی
ہم نے پی چو ایسی دیکھی
گھنی گھنی چُپکی چُپکی
"پی چو"

پندرہ دِن یا ایک مہینا
اور رہے گا چُپ کا روزہ
پھر کھولے گی مُنہ کا تالا
"پی چو"

پھر جو پٹ پٹ بات کرے گی
بولتے بولتے رات کرے گی
تم کو بھی یہ مات کرے گی
"پی چو"



احمد میاں گوشت لائے

ایک چھوٹا سا لڑکا احمد نام
کام کرتا ہے صُبح سے تا شام
سودا گھر بھر کا مول لاتا ہے
اور پھر بھانجے کِھلاتا ہے
بال لمبے ہیں ناک چھوٹی ہے
جسم پتلا ہے ، عقل موٹی ہے

ایک اس کا عجیب قصہ ہے
جھوٹ کا بھی کچھ اس میں حصہ ہے

ایک دن گھر میں یہ ہوئی تجویز
آج اتوار ہے پکے کیا چیز
دال سبزی تو روز کھاتے ہیں
آج کچھ اور شے بناتے ہیں
بحث ہوتی رہی یہ گھنٹہ بھر
جیسے ہوتی ہے ہر جگہ اکثر
نام آخر پلاؤ کا آیا
منہ میں پانی سبھوں کے بھر آیا

حکم ملتے ہی "گوشت لا احمد"
گھر سے تھیلا لیا، چلا احمد
پہنچا جب موڑ پر مرا بھائی
ایک آواز کان میں آئی

ہم عطائی نہیں حکیم نہیں
یہ ڈھنڈورہ نہیں فہیم نہیں
جوگی بابا کا ایک نسخہ ہے
ہم پہاڑوں سے جا کے لایا ہے
مُفت لے جاؤ اپنے بھائی ہو
پیٹ دُکھتا ہو آنکھ آئی ہو
قبض ہو یا ملیریا کہ زکام
ایک خوراک سے ملے آرام
ہیچ ہے اس کے آگے سر کا درد
دانت کا، کان کا، جگر کا درد
راہ چلتے میں موچ آئی ہو
ٹانگ کُتّے نے کاٹ کھائی ہو
ایک دو ماشے تول کر پی لو
اس کو پانی میں گھول کر پی لو
اس کی صفتیں گنائیے کیونکر
گولی اندر ہو اور دم باہر"

گولیاں بٹ رہی تھیں ساتھ کے ساتھ

لے لیں احمد نے بھی بڑھا کے ہاتھ

اب یہ اس شخص نے کہا جوڑی

تم ہو بیمار سب کے سب یا چند

دیکھ لوں کون ہے ضرورت مند

بعد میں تو میں خبر دے دوں گا

پہلے قیمت ضرور لے لوں گا

بعض لوٹا کے گولیاں بھاگے

بعض نے پیسے کر دیئے آگے

بھائی احمد نے بن کے دل والا

گوشت کا روپیہ ہی دے ڈالا

بعض لوٹا کے گولیاں بھاگے

بعض نے پیسے کر دیئے آگے

اب اِدھر انتظار میں ہیں سب

گوشت لاتے ہیں بھائی صاحب اب

گھی بھی تیار ہے مسالے بھی

جم کے بیٹھے ہیں کھانے والے بھی

اور بازار میں مداری ہے
اُس کی تقریر ایسے جاری ہے
"بھائیو میں بھی کھانا کھاتا ہوں
اور کسی طور تو کماتا ہوں
ایک سودا تھا جو کیا میں نے
تم نے پیسے دیئے دوا میں نے
جاؤ اب اپنے اپنے گھر جاؤ
میں اِدھر جاؤں تم اُدھر جاؤ"



اب تو احمد میاں بھی گھبرائے
"میں تو دھوکے میں لٹ گیا ہائے"
آگے آگے عطائی صاحب ہیں
پیچھے پیچھے یہ بھائی صاحب ہیں
لو میاں جی یہ اپنی گولی لو
گوشت لانا ہے میرے پیسے دو

صدر سے پہنچے جوڑیا بازار
پھر بینچے کی راہ گولی مار
گوشت ہی مل سکا نہ پیسے پائے
شام کو بدّھو اپنے گھر آئے
گولیاں لا کے طاق پر رکھیں
بات پوچھو۔ جواب ہیں "ہیں ہیں"
پھر سمجھ لو ہوا جو اُن کا حال
کھا کے بیٹھے تھے سب مسُور کی دال
کس لئے سارا ماجرا کہیئے
شرم رکھنی ہے ان کی کیا کہیئے

گھر میں اب جب یہ ذکر آتا ہے
ہر کوئی ہنستا لوٹ جاتا ہے
آپ کو بھی پلاؤ کھلوائیں؟۔
بھائی احمد سے گوشت منگوائیں؟



بابر

اک لڑکا ہے دوست ہمارا　　سُننا اس کا حال
ابا کا گھر جالندھر ہے　　امّی کا بھوپال
چمچہ، بوتل، چوسنی اُس کی　　امریکہ کا مال
کُرتا، ٹوپی، جوتا، موزے　　سب میڈاِن بنگال
ایک نجومی بتلاتا ہے　　دیکھ کے ہاتھ کا حال
پڑھنے کو یہ جا کے رہے گا　　لندن میں چھ سال

مُلکوں مُلکوں سیر کرے گا چین ، عرب ، نیپال
مری میں اس کی کوٹھی ہوگی دلی میں سُسرال
کابل کی پہنے گا چپل سری نگر کی شال
اک لڑکا ہے دوست ہمارا
سُننا اس کا حال

شاعر ہیں سب جھوٹ کے پُتلے کیا کیا کریں کمال
دل سے باتیں جوڑ کے لکھ دیں دیکھو ایک مثال
اِنؔشا نے یہ شعر کہے ہیں کر کے محض خیال
ابھی تو تین مہینے کا ہے
بابر ، ماں کا لال !



پُوپا بڑا کھلاڑی

ہاتھی کی سُونڈ غائب
بطخ کی ٹانگ لنگڑی
پٹڑی یہ جم گئی ہے

سر کے بغیر گھوڑی
چلتی ہے تھوڑی تھوڑی
پُوپے کی ریل دیکھو
پُوپے کے کھیل دیکھو

اَپنے مزے کی خاطر ہم نے تھا اُونٹ پالا
پُوپے میاں نے اُس کو گاڑی میں جوت ڈالا
پہیّہ پچک رہا ہے ٹُوٹی نکیل دیکھو
پُوپے کے کھیل دیکھو
پُوپا بڑا کھلاڑی

باغوں کی سیر کرنا پیڑوں پہ جا کے چڑھنا
اُلّو کے گھونسلے پر جادُو کے بول پڑھنا
بلّی کے ناک مُنہ میں دیتا ہے تیل دیکھو
پُوپے کے کھیل دیکھو
پُوپا بڑا کھلاڑی



بے بی پہ ہم نظم جو لکھیں

بے بی پہ ہم نظم جو لکھیں کون سا اُس نے کام کیا
صبح کو رو رو شام کیا ، شام کو رو رو صبح کیا
جس نے نام شگفتہ رکھا
ہائے پیارے خام کیا
بابر خاور بڑے دلاور لیکن اس کے آگے ہیچ
ایک بے بی نے سارے گھر کی ریل کا پہیہ جام کیا

انکل ہیں اس کے انشاء صاحب پاپا ہیں محمود ریاض
دونوں عزت شہرت والے دونوں کو بدنام کیا

بے بی شور مچا لے جتنا تیرے پاس زباں کا زور
آج تو ہم نے ایک غزل میں تیرا کام تمام کیا









